احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 177 | منگل- 10 ربیع الاول- 1416ھ‘ 8 ظہور 1374ہش‘ 8- اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کو انکسار پسند ہے

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے۔ جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کردے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابعؒ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) کہ تم اپنے آپ کو مزکّی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اس کے دل پر گر کر کل دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے‘ لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہو گی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہے گی۔ اس پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب میں نہ ہوں گا تو پھر تو کہاں سے روشنی لے گی؟ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے‘ وہ بھی مستقل نہیں ہوتی‘ بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

نکاح

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں:-

خاکسار کے بھانجے عزیزم اویس احمد خان صاحب ولد برادرم ملک فتح خان صاحب اجمل آف کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزی ثمرہ فرحین صاحبہ بنت مکرم عبدالغنی صاحب بھٹی آف کوئٹہ بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر مکرم احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بیت الحمد کوئٹہ میں 16- جولائی 1995ء بعد مغرب کیا اسی طرح خاکسار کی بھانجی عزیزہ عائشہ اجمل صاحبہ بنت برادرم ملک فتح خان صاحب اجمل آف کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم انعام اللہ صاحب ابن مکرم ملک احمد شیر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 152 شمالی ضلع سرگودھا بعوض نو ہزار کینیڈین ڈالر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں کیا۔ عزیزان اویس احمد خان صاحب اور عائشہ اجمل صاحبہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف گنج مغلپورہ لاہور کے نواسے اور نواسی ہیں اور عزیزی ثمرہ فرحین صاحبہ مکرم ملک بشیر علی صاحب (وفات یافتہ) آف کنجاہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ولی الرحمٰن سنوری کارکن حدیقۃ المبشرین کی خوشدامنہ مکرمہ امۃ القیوم جنجوعہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ (سابق داعی الی اللہ سیرالیون) مورخہ 95-8-4 شام پانچ بجے انتقال کر گئیں۔ آپ گذشتہ سال بھر سے معدہ و جگر کے عوارض سے علیل تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بروز ہفتہ بعد ظہر بیت المہدی میں مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ ہی نے دعا کروائی۔ موصوفہ 11 سال تک صدر لجنہ محلہ باب الابواب کے طور پر خدمت دین انجام دیتی رہیں۔ خدا تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعوت الی اللہ میں کامیابی کے لئے اخلاص پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانیؓ)

یہ خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ (دعوت الی اللہ) صرف دلائل سے نہیں ہوتی۔ (دعوت الی اللہ) اخلاق۔ محبت۔ پیار اور الفت سے ہوتی ہے۔ جس کے دل میں کسی کا درد ہوتا ہے۔ اس کی طرف وہ خود بخود کھنچا چلا آتا ہے۔ تم اس طریق کو بدل دو۔ جو بحث مباحثہ کا ہے۔ (-) تم اس طریق پر عمل کرو کہ تمہیں ہارنا منظور ہو۔ مگر تمہاری باتوں میں ہمدردی اور اخلاص پایا جائے۔ یہ طریق ہے کامیابی حاصل کرنے کا۔ وہ شخص جو بحث اس لئے کرتا ہے کہ مجلس میں اپنا رنگ جمائے۔ اس کی باتوں کا اثر صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ لوگ ہنس دیتے ہیں۔ مگر وہ جو اس لئے بحث کرتا ہے کہ لوگ ہدایت پائیں۔ اس کی باتوں کا اثر گہرا ہوتا ہے۔

مگر بہت لوگ ایسے ہیں جو بحث بحث کے لئے کرتے ہیں اور یہ بات مدنظر رکھ کر دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں کہ انہیں ایسے دلائل معلوم ہیں۔ جن سے مخالف کو چپ کرا دیں اور لوگوں میں بتائیں کہ وہ کیسا کمزور اور بے علم ہے حالانکہ صداقت کے پہنچانے اور ہدایت کی طرف لانے کا

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- ظہور 1374 ہش   8 - اگست 1995ء

ورزش کی اہمیّت

یہ تو نہیں کہ کوئی شخص ایسا ہے جو ورزش کی اہمیت کو نہیں جانتا البتہ یہ ضرور ہے کہ بعض لوگ اپنے لئے اس بات کو خاصا مشکل سمجھتے ہیں کہ وہ ورزش کے لئے وقت نکالیں اور اس طرح ورزش کی حمایت ظاہر کیں۔ بعض اوقات انسان ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو موٹا سمجھتا ہے۔ اور ورزش کر ہی نہیں سکتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ورزش کر ہی نہیں سکتا۔ یہ نہیں کہ وہ ورزش کر ہی نہیں سکتا کر تو ضرور سکتا ہے لیکن اسے کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے اور پھر نہ صرف عجیب سا معلوم ہوتا ہے بلکہ اسے یقین سا ہو جاتا ہے کہ اس کے لئے ورزش کرنا ناممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی شروع ہی ورزش سے ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ پنگھوڑے میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے یہ اس کی ورزش ہے۔ ڈاکٹر صاحبان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جب وہ زور زور سے روتا ہے تو اسے کچھ دیر رو لینے دیجئے کیونکہ یہ بھی اس کے پھیپھڑوں کی ورزش ہے۔ پھر ذرا بڑا ہوتا ہے تو کھیلتا کودتا ہے باہر گلیوں میں اور میدانوں میں دوڑتا پھرتا ہے اور بعض بچے ضرورت سے زیادہ وقت گلیوں اور میدانوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ پھر جب اور بڑا ہوتا ہے تو کسی نہ کسی کھیل کی طرف راغب ہو جاتا ہے کبھی کوئی بچہ فٹ بال کھیل رہا ہے کوئی بچہ ہاکی کھیل رہا ہے۔ کوئی بچہ کرکٹ کھیل رہا ہے۔ کوئی بچہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کبڈی کھیل رہا ہے اور بعض میدانوں میں آپ کو ایسے لوگ بھی نظر آئیں گے۔ جو پی ٹی کر رہے ہیں۔ ایک ہی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھوں ٹانگوں پیٹ گردن کی ورزش میں مصروف ہیں۔ یا آپ کو پارکوں میں کچھ ایسے لوگ نظر آئیں گے جو صبح کے وقت دوڑ لگاتے ہیں پارکوں کے علاوہ بھی لوگ سڑکوں پر دوڑ لگاتے نظر آتے ہیں۔ کچھ پیدل چلتے ہیں اور اتنا چلتے ہیں کہ ورزش ہو جائے۔ کچھ سائیکل سواری کرتے ہیں اور اتنا تیز سائیکل چلاتے ہیں کہ اسے وہ ورزش ہی کا حصہ سمجھتے ہیں۔ غرضیکہ ورزش سے زندگی شروع ہوتی ہے اور اگر ہم اسی ورزش کو جاری رکھیں تو یہ زندگی کے آخری لمحوں تک جاری رکھی جا سکتی ہے۔ اور ہمیں جاری رکھنی بھی چاہئے۔

ایک نحیف سے بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا تو اس نے ورزش کا مشورہ دیا۔ باپ نے کہا یہ اتنا لاغر ہے ورزش کیا کرے گا۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ گھر ہی میں دیوار کے ساتھ ہتھیلیاں لگا کر آہستہ آہستہ دیوار کو دھکیلنے کی کوشش کرے۔ یا دیوار کے ساتھ ہتھیلیاں لگا کر ایسی ورزش کرے جس طرح وہ پاؤں کو بار بار اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ہے۔ اس کے لئے اسے کہیں دور جانا بھی نہیں پڑے گا۔ اور ورزش بھی اپنی مرضی کے مطابق جتنی چاہے گا آسانی سے کر لے گا۔

ورزش بہر حال ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ عمر کے کسی حصے میں ہوں ورزش کریں۔ ہاتھ پاؤں ماریں۔ چلیں پھریں۔ کسی کھیل میں بھی حصہ لیں یہ سب کچھ کرنے سے دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے اور بشاشت کے پیدا ہونے سے انسان زندگی بہتر طریق سے گزار سکتا ہے۔

شکرِ خدا کہ آنکھ تصوّر کی تیز ہے
جو کچھ ہُوا وہاں وہ یہاں دیکھتے رہے
لوگ آئے دُور دُور سے ہر رنگ و نسل کے
ٹلفورڈ میں ہم ایک جہاں دیکھتے رہے

ابوالاقبال

○

کہنے کو کوئی بات نہیں ہے تو نہ بولو
دل اور نگاہوں کے دریچوں کو نہ کھولو

احساس سے ماپو نہ طوالت کسی شے کی
تم حُسن کو عشق اور محبت سے نہ تولو

افسردگیٔ دل کا تماشہ نہ دکھاؤ
چُپ چاپ کسی کونے میں تم بیٹھ کے رو لو

دیکھا ہے جو ہر شخص کی انگلی کا اشارہ
مَیلا ہے بدن روح کا۔ اب روح کو دھو لو

خوابوں میں بھی یوں لگتا ہے جاگے ہی رہے تم
اب جاگتی آنکھوں سے ذرا دیر کو سو لو

اس عمر میں اب بھول کے رہ جائے گی ہر بات
بکھری ہوئی یادوں کو کسی طرح پرو لو

پرکھو گے ہر اک شخص کو کب تک کہ وہ کیا ہے
ہونا ہی مقدّر ہے تو بس اک شخص کے ہو لو

ہر لمحہ مرا تشنہ لبی کے ہے مقابل
تم زہر کے اس پیالہ میں تریاق نہ گھولو

تم نعرہ زناں جاؤ سرِ دار تو اچھا
یہ عشق کا میدان ہے ہرگز بھی نہ ڈولو

اچھا ہے نسیم آپ کو اک غم تو ملا ہے
غم سارے زمانے کے اس غم میں سمو لو

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

اقتباس خطبہ فرمودہ ۲۲- جنوری ۱۹۵۴ء ربوہ

آج مجھے ایک نواحمدی خاتون کا ایک رقعہ ملا ہے جس میں اس نے عورتوں کے متعلق بعض شکایات لکھی ہیں- چونکہ وہ خاتون نواحمدی ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ ہمارے طریق اور (-) کے طریق میں فرق ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ہر جگہ کے احمدی اس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں لیکن مرکز میں رہنے والے اسے ضرور ملحوظ رکھتے ہیں- اور وہ طریق یہ ہے کہ خطبات میں ایسے مضامین بیان کئے جاتے ہیں جن کی وقتی طور پر جماعت کو ضرورت ہوتی ہے .... بہرحال اس نواحمدی خاتون نے یہ شکایت کی ہے کہ (-) بیت الحمد- (خدا کا گھر) میں عورتوں کے لئے جو حصہ ہے اس میں بچے بھی آجاتے ہیں جو خطبہ اور (عبادت) کے وقت شور مچاتے ہیں اور بعض اوقات بیت الحمد میں پیشاب کردیتے ہیں- اس کے متعلق میں لجنہ اماء اللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ درحقیقت یہ اس کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف اور اسی طرح صفائی کی طرف توجہ دلائے اور انہیں ایسی باتیں سمجھائے لیکن پھر بھی ہم اتنا ہی کرسکتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلادی جائے- مگر میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ پوری ہمت کے ساتھ ان باتوں میں لگ جائیں تو وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی- مگر میں ان نواحمدی خاتون سے بھی یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم میں (-) میں ایک فرق ہے اور وہ فرق بھی انہیں سمجھ لینا چاہئے- باقی عورتوں کے جمعہ کے لئے (بیت) میں آنے کے متعلق اصرار نہیں کیا جاتا- اس لئے جمعہ کے لئے (بیت) میں کم عورتیں آتی ہیں لیکن یہاں (مذہبی احکام) کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہم اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ عورتیں قومی کاموں میں حصہ لیں- اس لئے ہمارے اس اصرار کی وجہ سے کہ عورتیں ایسے مواقع پر ضرور آئیں بچے بھی ان کے ساتھ بیت الحمد میں آجاتے ہیں- دوسروں میں چونکہ مسجد میں عورتوں کے آنے پر اصرار نہیں ہوتا اس لئے اول تو وہاں عورتیں آتی ہی بہت کم ہیں اور جو آتی ہیں وہ اکثر ایسی ہوتی ہیں جو بوڑھی ہوتی ہیں اور وہ بچوں سے فارغ ہوتی ہیں- یا گھر کی دوسری عورتوں کے پاس بچے چھوڑ کر آجاتی ہیں لیکن یہاں ہمارے اصرار کی وجہ سے بچوں والی عورتیں بھی بیت الحمد میں آجاتی ہیں کیونکہ یہ ضروری ہے کہ اگر بچہ گھر پر رہے تو یا عورت بیت الحمد میں نہ آئے یا مرد بیت الحمد میں نہ آئے اور یہ ہو نہیں سکتا- اگر گھر کے سارے بالغ افراد عورتیں اور مرد بیت الحمد میں آجائیں گے تو لازماً" بچے بھی بیت الحمد میں آئیں گے- رسول کریم ﷺ کے زمانے میں بھی ایسا ہوتا تھا- احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ کے زمانہ میں مائیں اپنے بچے بھی ساتھ لے آتی تھیں اور جب بچے روتے تو آپ بعض دفعہ نماز جلدی پڑھا دیتے تھے- اور آپ فرماتے تھے کہ ایسے اوقات میں یعنی جب بچہ روئے تو ماؤں کو اسے گودی میں اٹھا لینا چاہئے ایسا کرنے سے (عبادت) نہیں ٹوٹتی- پس عورتوں کو ایسے مواقع پر اصرار کے ساتھ لانے کی کوشش یا تو رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ہوا کرتی تھی اور یا اب ہمارے زمانے میں کی جاتی ہے- درمیان میں ایسا دور آیا ہے کہ جب عورتوں کو ایسے مواقع پر حاضر کرنے میں کوتاہی کی جاتی رہی- اس عرصہ کے دوران میں یا تو بوڑھی عورتیں مساجد میں آجاتی تھیں اور وہ بچوں سے فارغ ہوتی تھیں اور یا ایسی عورتیں آجاتی تھیں جو بچے دوسری عورتوں کے پاس چھوڑ آتی تھیں- انہیں مساجد میں آنے پر مجبور نہیں کیا جاتا تھا- حالانکہ رسول کریم ﷺ نے بعض مواقع پر اس امر پر مجبور کیا ہے- مثلاً عید کے موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ سارے مرد اور ہر قسم کی عورتیں اور بچے جوان اور بوڑھے سب حاضر ہوں- اور ایسا کہہ کر مسلمانوں کو آپؐ نے اس امر کا احساس کرایا ہے کہ ایسے مواقع پر عورتوں کو بھی لانا چاہئے- پس جہاں لجنہ کا یہ فرض ہے کہ وہ عورتوں کی تربیت کرے اور سمجھائے اور پھر ایسے طریق ایجاد کرے جن کے ذریعہ اس مشکل سے نجات حاصل کی جائے کیونکہ اگر بچے شور مچائیں گے تو خطبہ کے فوائد سے محروم ہونا پڑے گا- اور اگر بچے پیشاب کریں گے تو بیت الحمد خراب ہو گی- وہاں دوسرے لوگوں کو بھی یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ جب (مذہبی احکام) کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہم عورتوں کو بیت الحمد میں آنے کے متعلق تحریک کریں گے تو ان کے ساتھ بچے بھی آجائیں گے اور جب بچے بیت الحمد میں آئیں گے تو وہ شور بھی مچائیں گے- رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں عورتیں مساجد میں آتی تھیں اور ان کے ساتھ بچے بھی آتے تھے اور پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے بھی شور کرتے تھے جس کی وجہ سے بعض دفعہ آپ نماز جلد پڑھا دیتے تھے- پس ساری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کے متعلق غور کرے اور سوچے کہ وہ کون سے طریق ہیں- یورپ والوں نے بعض طریق ایجاد کئے ہوئے ہیں ان کے ہاں جمعہ کی قسم کی تقریبیں تو نہیں ہوتیں- وہاں جلسے ہوتے ہیں یا دفاتر ہوتے ہیں جہاں سینکڑوں مرد عورتیں کام کرتے ہیں- جلسہ گاہ کے قریب ایسے کمرے بنائے جاتے ہیں جہاں نرسیں ہوتی ہیں- عورتیں اپنے بچے وہاں چھوڑ آتی ہیں اور وہ نرسیں ان کی نگرانی کرتی ہیں- لیکن ہماری عورت کے پاس تو بعض دفعہ کپڑے صاف کرنے کے لئے صابن بھی نہیں ہوتا- وہ نرسوں پر خرچ کس طرح کرسکتی ہیں- یہ تو مالداروں کے چونچلے ہیں- ان کی یہاں امید نہیں کی جاسکتی- وہاں روپیہ ہے اس لئے وہ اس طریق پر عمل کرلیتے ہیں- (یہاں روپیہ نہیں اس لئے وہ اس طریق پر عمل نہیں کرسکتے)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا ہم نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم دوسرے مذاہب اور دوسری اقوام کے لئے ایک گواہ کی طرح رہو- یعنی جس طرح گواہ کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ حق کیا ہے اور کس کا ہے اسی طرح تم میں سے جو لوگ کلام الٰہی کی تعلیم پر عمل کرکے اس کے نیک اثرات کو اپنے اندر پیدا کریں گے- وہ دوسری اقوام کے لئے جو ابھی تک کلام الٰہی کی صداقت سے لذت آشنا نہیں- بطور ایک شاہد کے ہوں گے- یعنی زبان اور عمل دونوں سے وہ اس بات کا اعلان کریں گے کہ انہوں نے اس کے دعاوی کو سچ پایا- اور لوگ ان کی پاکیزہ زندگی اور آسمانی نصرت کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ سچا راستہ وہی ہے جس پر یہ لوگ چلتے ہیں- اور پھر آخر میں بتایا کہ جس طرح ان کو جو کلام الٰہی کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں دوسری اقوام کے لئے شاہد بنایا ہے اسی طرح ہم نے رسول کریم ﷺ کو اس جماعت کے لئے سچائی کا شاہد بنایا ہے- یعنی ان کے دل میں آپ کے معجزات اور نصرت الٰہی کو دیکھ کر صداقت کامل طور پر گھر کر جاتی ہے-

غرض اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ کا معجزانہ سلوک دیکھ کر اور تمہاری روحانیت اور تقویٰ کو دیکھ کر لوگ ہدایت پائیں اور دوسری طرف یہ سچائی تمہارے سامنے ایک زندہ گواہ ہو- یعنی اپنے معجزات اور نصرت الٰہی کی بارش سے- گویا تم دنیا کے لئے صداقت کے گواہ ہو-

اسی طرح اس کے ایک یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ تم کو دین حق سکھائے اور تم دوسروں کو سکھاتے رہو- دراصل یہاں خدا تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی (قوم) بننے کا یہ طریق بتایا ہے کہ تعلیم و تربیت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے- اور لوگوں کے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتی رہے- اسی لئے فرمایا کہ ہم نے تمہیں درمیانے لوگ بنایا ہے- تاکہ تم لوگوں کو سکھاؤ اور ان کے نگران بنو- حقیقت یہ ہے کہ جس طرح انسانی جسم میں تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد زائد فضلے جمع ہوجاتے ہیں جو کبھی قبض کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی اسہال کی صورت اختیار کرلیتے ہیں- یا مکانوں اور چھتوں پر پانی کے نکاس کے راستے خراب ہوکر پانی جمع ہوجاتا اور چھتوں میں سوراخ ہونے لگتے ہیں اسی طرح قوموں پر بھی مختلف اوقات میں ایسے حالات وارد ہوتے رہتے ہیں- اور جس طرح ایک زندہ انسانی جسم کی کسی ایک کل کے درست ہونے سے اپنے تمام کام آپ ہی آپ نہیں چلا سکتا- بلکہ صبح و شام اس کی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے- اسی طرح قوموں کے اخلاق بھی آپ ہی آپ درست نہیں ہوجاتے- بلکہ صبح و شام ان کی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے یہ عجیب بات ہے کہ فرد جس کی حیثیت قوم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں اس کی زندگی کے لئے تو ضروری سمجھا جاتا ہے کہ صبح شام نگرانی ہو روزانہ اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ آج صبح کو کیا پکائیں اور شام کو کیا پکائیں- گرمی ہے تو باہر سوئیں یا سردی ہے تو اندر سوئیں- ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے تو سر کو ڈھانپ کر رکھیں- یا خشکی کا دور دورہ ہے تو سر کھلا رکھیں- دھوپ نکلی ہوئی ہے تو سایہ میں چلیں- یا بارش برس رہی ہے تو چھت کے نیچے ٹھہریں- یا حبس ہے تو باہر نکل آئیں- غرض صبح و شام ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں دن بھر میں انسان اپنے جسم کے متعلق پندرہ بیس دفعہ ضرور سوچتا ہے کہ اسے اب کس چیز کی ضرورت ہے-

کبھی خیال کرتا ہے کہ سونے کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ لیٹنے کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ ورزش کی ضروزت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ سیر کی ضرورت ہے- کبھی خیال آتا ہے کہ نہانے کی ضرورت ہے غرض ایک دو درجن دفعہ ضرور وہ اپنے افعال کے متعلق غور کرتا ہے- اور سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جسم کی درستی کے لئے کیا کرنا چاہئے- لیکن قوم کی درستی کے متعلق وہ کبھی نہیں سوچتا- بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ آپ ہی درست ہوجائے گی اور اگر وہ کوئی غلط قدم اٹھالیتی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ اپنے آپ پر الزام لگائے کہ میں نے قومی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کیا وہ سمجھتا ہے کہ میرے لئے اتنا ہی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحانی پرچے اور دیانت داری

شیخوپورہ میں اباجی کا قیام کئی لحاظ سے بہت بابرکت رہا۔ دعوت الی اللہ کے امور میں شغف کے باعث جتنا موقع یہاں ملا غالباً اور کسی جگہ اتنا موقع نہیں ملا۔ اگرچہ امرتسر کے قیام کے دوران بھی وہاں کے امیر صاحب مکرم ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب کی معیت میں اباجی نے خاصا کام کیا۔ لیکن شیخوپورہ میں قیام کے زمانے کی فضا ہی کچھ اور تھی۔ دعوت الی اللہ کے ہینڈ بل چھاپنے کے لئے گلیسرین کا ایک چھوٹا سا پریس خریدا ہوا تھا اور محترم حکیم عبدالجلیل صاحب کے مطب میں ہینڈ بل چھاپنے کا کام کیا جاتا تھا وہیں پر انفرادی دعوت الی اللہ کے مواقع بھی میسر آتے تھے۔ اس لئے اکثر شامیں اباجی وہیں گزارتے تھے۔

سکول میں ایک اچھے استاد کی حیثیت سے اباجی کی ساکھ بنی ہوئی تھی۔ اور تمام اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحب آپ کی قدر کرتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اکثر کہا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ سچے موتی کھا کر آئے ہیں۔ آواز گرج دار تھی اور نہایت ذوق و شوق سے پڑھاتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی یہ بات سن کر اباجی انہیں بتاتے کہ وہ تو صبح کے وقت ناشتہ کرنے کے بھی عادی نہیں ہیں اور گھر سے بغیر کچھ کھائے پئے سکول آتے ہیں۔ یہ محض ان کا تدریس کا اشتیاق تھا کہ سکول میں سارا دن خوش رہتے اور نہایت زور دار آواز میں سبق پڑھاتے اور متعدد دلچسپ باتوں سے طالب علموں کو خوش رکھتے۔

شیخوپورہ ہی میں آپ میٹرک کے اردو مضمون کے ایک پرچہ کے ممتحن مقرر ہوئے۔ اس تقرری کی داستان ان کی اپنی زبان میں یوں ہے۔

"شیخوپورہ میں ایک دن میں نے جماعت کے ایک دوست بابو محمد شفیع صاحب سے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی کا ممتحن بننے کے لئے خاکسار کی مدد کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک رقعہ ایک اور صاحب کی وساطت سے خلیفہ شجاع الدین صاحب کے نام دیا۔ جو میں لے کر لاہور میں خلیفہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۹۳۲ء میں یہ خاکسار اردو کے پرچہ الف کا ممتحن مقرر ہو گیا۔ ان دنوں قاضی فضل حق صاحب ہیڈ ایگزامینر ہوا کرتے تھے۔ پہلے ۲۵ پرچے جو میں نے بطور نمونہ دیکھ کر ارسال کئے تو قاضی صاحب کی طرف سے مجھے غلطیوں کی ایک بہت بڑی فہرست موصول ہوئی۔ اور ساتھ ہی خط بھی ملا کہ غلطیاں ہیں آپ لاہور آکر مجھے ملیں۔

میں جب قاضی صاحب کو ملنے کے لئے گیا۔ تو پہلے تو مجھ سے بہت بے رخی کے ساتھ پیش آئے۔ مگر جب میں نے کہا کہ میرے دیکھے ہوئے پرچے مجھے دکھائیں۔ میں نے پرچے دیکھے تو معلوم ہوا کہ قاضی کے اسسٹنٹ نے میرے نمبروں میں تبدیلیاں کر کے غلطیوں کی ایک لمبی فہرست تیار کی ہے۔ خدا کی قدرت جس سرخ پنسل سے میں نے نمبر لگائے تھے۔ اس کا رنگ اور تھا اور صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ غلطیاں کسی نفسانی غرض کے ماتحت دانستہ بنائی گئی ہیں۔ دراصل غلطیاں نہیں ہیں۔ جب یہ معاملہ میں نے قاضی صاحب کے سامنے پیش کیا تو وہ مجھ سے معذرت کرنے لگے اور ان کی بے رخی فوراً مہمان نوازی سے بدل گئی۔ اور اسی وقت میرے سامنے چائے اور پیسٹری کی پلیٹ آگئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ معاملہ یہیں ختم ہو گیا اور اس ماتحت کی شرارت اور منصوبہ بازی بالکل ناکام ہو گئی۔ اور میں متواتر پانچ سال تک یہ خدمت سرانجام دیتا رہا۔

نسیم سیفی

محمد اسماعیل اسلم

میرا خاندان

یہ بات مسرت کا باعث ہے کہ آپ نے احمدی خاندانوں کو متعارف کروانے کا سلسلہ شروع کیا ہے یقیناً یہ سلسلہ خیر و برکت کا باعث ہو گا اور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرنے والوں کے لئے دعا کی تحریک کا موجب۔

"خاکسار کے تایا اور خسر مکرم مولوی فضل الدین صاحب ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوئے ۱۹۰۴ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پہلے انسپکٹر مال کے طور پر کام کیا ۱۹۳۴ء میں اصلاح و ارشاد کے تحت یو پی میں ان کی تقرری ہوئی ۱۹۴۷ء تک وہاں رہے اس کے بعد حیدر آباد دکن چلے گئے اور کچھ عرصہ موسیٰ بنی مائنز صوبہ بہار اور ٹاٹا نگر میں رہے ۱۹۵۷ء میں پاکستان آگئے اور ۱۹۶۳ء میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔

۱۔ خاکسار محمد اسماعیل اسلم نے دوران تعلیم اپنی زندگی وقف کی ۱۹۴۸ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ مئی ۱۹۴۹ء میں خاکسار کا وقف منظور ہوا۔ اور بطور انسپکٹر تحریک جدید تقرری ہوئی لیکن صحت کی خرابی کے باعث دفتر وکالت مال اول میں اگست ۴۹ء سے کام شروع کیا ۱۵ سال تک وہاں کام کرنے کے بعد میرا تبادلہ وکالت تعلیم میں ہوا وہاں جون ۱۹۸۹ء تک کام کرنے کی توفیق ملی۔

۱۹۴۸ء میں فرقان بٹالین میں شامل ہوا جہاں سے خاکسار کو تمغہ خدمت پاکستان ملا۔

۱۹۵۵ء میں خاکسار محلہ دارالیمن میں منتقل ہوا محلہ میں بطور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ۴ سال بطور سیکرٹری امور عامہ ۶ سال اور بطور صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۲۷ سال ایک ماہ تک (۶۲ تا ۱۹۸۹ء) خدمت دین کی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ بطور قائم مقام صدر عمومی ربوہ بھی خدمت کا موقع ملا۔

۲۔ ناصر احمد محمود ولد محمد اسماعیل اسلم ناروے میں ایک حلقہ کے صدر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

۳۔ طاہر احمد مبشر ولد محمد اسماعیل اسلم مربی سلسلہ احمدیہ ہیں۔

۴۔ مبارک احمد شاہد ولد محمد اسماعیل اسلم بطور نائب سیکرٹری مال۔ ہمبرگ جرمنی میں کام کر ہیں۔

۵۔ خاکسار کی اہلیہ کو قریباً ۱۸/۱۹ سال بطور صدر لجنہ اماء اللہ دارالنصر شرقی خدمت کا موقع ملا اور آج کل شعبہ مال کی سیکرٹری ہیں۔

۶۔ میرے تایا زاد بھائی مکرم مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں بطور اکاؤنٹنٹ کام کرتے رہے ہیں۔

۷۔ وسیم احمد ظفر پسر مولوی محمد شریف صاحب بطور مربی سلسلہ گوئٹے مالا اور آج کل برازیل میں ہیں۔

۸۔ داؤد احمد طاہر پسر سلطان احمد طاہر گیمبیا میں بطور ڈینٹل سرجن کام کیا۔

۹۔ محمد صادق صاحب واقف زندگی سندھ میں اکاؤنٹنٹ رہے آج کل وکالت تبشیر میں کام کر رہے ہیں۔

۱۰۔ محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات شاہد پسر محمد صادق صاحب کو بہاولپور یونیورسٹی میں اول آنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔

۱۱۔ محمد حنیف صاحب قمر پنجاب کے مختلف اضلاع میں بطور سیکرٹری مال کے سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔

۱۲۔ عنایت اللہ صاحب محمود آباد سندھ میں بطور صدر جماعت کام کرتے رہے ہیں۔ اور تحریک جدید کی اراضیات پر بطور اکاؤنٹنٹ کام کیا۔

۱۳۔ نعمت اللہ صاحب جاوید مربی سلسلہ ناروے۔ آج کل محمود آباد جہلم

۱۴۔ محمد صدیق صاحب ایم اے عربی ہیڈ ماسٹر بشیر آباد اسٹیٹ سندھ بطور صدر جماعت کام کر رہے ہیں۔

۱۵۔ محمد عثمان پسر محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا۔ اب ڈنمارک۔

۱۶۔ محمد لقمان پسر محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ حیدر آباد

۱۷۔ سلطان احمد شاہد مربی سلسلہ نائیجیریا۔ آج کل نظارت اشاعت ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

۱۸۔ نواصت احمد پسر بشارت احمد نگراں قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا۔

۱۹۔ فہیم احمد خادم مربی سلسلہ بورے والا داماد مکرم بشارت احمد صاحب۔

۲۰۔ احسان احمد قمر ولد عرفان احمد راولپنڈی میں ایک حلقہ میں بطور صدر جماعت سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔

دعائے مستجاب

اختر اوریوی لکھتے ہیں

پار سال انہی دنوں میں میں نے ارادہ کیا کہ آئندہ بی۔ اے کے امتحان میں شریک نہ ہوں کیونکہ نومبر میں میرے منہ سے خون آیا اور بلغم کے معائنہ سے یہ ظاہر ہوا کہ سل کے جراثیم موجود ہیں۔ میں نے (حضرت) امام جماعت الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اور امتحان میں بیٹھنے کے متعلق حضرت صاحب سے دریافت کیا۔ میری عام صحت اچھی تھی بعض ڈاکٹر امتحان میں شریک ہونے کی اجازت دے رہے تھے۔ لیکن میرا دل بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے امتحان میں بیٹھنے کا مشورہ دیا اور تھکا دینے والی محنت سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت صاحب کے ارشاد سے میرے دل میں پھر زندگی پیدا ہو گئی۔ اور میں نے امتحان کے لئے معمولی تیاری شروع کر دی۔ میں ماہ مئی جون میں امتحان میں شریک ہوا امتحان کا آخری پرچہ آنرز کا تھا۔ اس سے دو روز قبل میرے منہ سے بہت سا خون آیا۔ میں نے حضرت امام جماعت الثانی کو فوراً تار دیا اور آخری پرچہ انگریزی مضمون نویسی کا اس حال میں دیا کہ برف کھاتا رہا اور نارنگی کا عرق پیتا رہا۔ تا خون بند رہے۔ لیکن بعد ازاں میں اس شدت سے بیمار پڑا کہ زندگی کے لالے پڑ گئے۔ سارے انجکشن ناکامیاب رہے۔ خون لگاتار آ رہا تھا صرف دعا کا اثر تھا۔ ہر روز حضرت صاحب کی خدمت میں خط یا تار بھجواتا۔ ڈاکٹر مایوس ہو چکے تھے اور میں قریب المرگ تھا۔ آخر خدا تعالیٰ نے حضرت صاحب کی دعاؤں کو سنا اور مجھے اچھا کر دیا۔ میں ان دونوں ایک سینیٹوریم میں ہوں۔ صبح و شام چار فرلانگ ٹہلتا ہوں۔ وزن پہلے سے کچھ زیادہ ہے۔ جراثیم کم ہوتے جا رہے ہیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلا اور میں جس نے مہینہ علالت کے سبب کتاب نہ دیکھی تھی۔ انگلش آنرز میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالجلیم سحر- ایم اے (معاشیات)

میزانیہ 96-1995ء پر ایک نظر

میزانیہ 96-1995ء پر رد عمل اور تبصرے مسلسل جاری ہیں پاکستان کے اقتصادی حالات کے پیش نظر نیا وفاقی بجٹ واقعی بہت اہمیت کا حامل ہے۔

صنعتی تحفظ۔ سمگلنگ کی روک تھام' بجلی' تیل' گیس کی قیمتوں میں اضافہ' زرعی آمدنی پر ٹیکس' خود تشخیصی نظام کا دائرہ کار وغیرہ ان بنیادی اقتصادی مسائل کو نیا بجٹ حل کرنے میں کامیاب ہو گا کہ نہیں یہ تو وقت بتائے گا یہ وہ مسائل ہیں جن کا تعلق عام آدمی کی معاشی خوشحالی سے ہے۔ عام آدمی کی آج خوشحالی اتنی ہی ہے کہ اسے زندہ رہنے کے لئے خوراک تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور سر چھپانے کے لئے چھت میسر ہو۔ لیکن وہ ان انتہائی بنیادی ضرورتوں کے حصول کے لئے دن رات محنت اور مشقت کر رہا ہے۔ آہستہ آہستہ یہ تمام چیزیں اس کی دسترس سے باہر نکلتی جا رہی ہیں کیونکہ مہنگائی کی بے لگامی نے اس کی کمر توڑ دی ہے۔

پچھلے سال اقتصادی حالات مشکلات کا شکار رہے۔ زرعی شعبہ گندم اور کپاس کی فصلوں کی کم پیداوار کی وجہ سے خاصا متاثر ہوا لازمی بات ہے کہ اس کے اثرات صنعتی شعبہ پر بھی پڑے ان کی پیداواری استطاعت میں کمی واقع ہوئی جس سے پیداوار کم ہوئی اور اشیاء مہنگی ہوئیں۔ افراط زر کی زیادتی کی وجہ سے اشیاء روز بروز مہنگی ہوتی جا رہی ہیں۔ افراط زر کی شرح 13% ہونے کے باوجود پٹرولیم کی مصنوعات میں 5% اضافہ کیا گیا ہے جو افراط زر کی شرح سے کم ہے۔ دیکھیں اس کے آئندہ کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

بجٹ میں انکم ٹیکس کے شعبہ میں 30 ہزار اور 40 ہزار کی چھوٹ کی حد بڑھا کر بالترتیب 40 ہزار اور 50 ہزار کر دی گئی ہے۔ تنخواہ دار اور دوسرے ٹیکس ادا کرنے والوں کے لئے یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ یہاں یہ امر ضروری ہے کہ لوگوں میں ٹیکس ادا کرنے کا شعور پیدا کیا جائے اور یہ رقم ملت و قوم کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے۔ ملکی برآمدات میں اس سال سات ارب ڈالر کا ہدف رکھا گیا ہے۔ بظاہر اس ٹارگٹ کے پورے ہونے کے امکانات ہیں۔ لیکن ماہرین معاشیات کی رائے ہے کہ برآمدات کے حجم کی بجائے ویلیو ریڈکشن میں اضافہ ہونا چاہئے کیونکہ اس طرح برآمدی آمدن میں اضافہ ہو گا۔

ملکی اقتصادیات کے متعلق آئندہ سال نہایت خوشکن ہدف مقرر کئے گئے ہیں۔ مثلاً مالیاتی خسارے کو کم کر کے مجموعی داخلی پیداوار کو 5% تک لایا جائے گا سرمایہ کاری میں 17.1 فیصد کی امید رکھی گئی ہے۔ اسی طرح افراط زر کو کم کر کے 9.5 فیصد تک کرنے کا پروگرام ہے اگر یہ سارے ہدف پورے ہو جائیں تو معاشی اور اقتصادی خوشحالی کی جھلک نظر آئے گی لیکن ان کو حاصل کرنے کے لئے عملی پروگرام تیار ہونے چاہئیں اور مسلسل نگرانی کی جانی چاہئے قومی بینکوں سے امسال پچھلے سال کی نسبت گیارہ ارب روپے زیادہ قرضے لینے کا پروگرام ہے حالانکہ یہی وہ سرمایہ ہے جو قومی بینکوں سے نجی شعبہ کو ملنا تھا۔ اس طرح نجی شعبہ کی صنعت میں سرمایہ کاری کم ہو گی۔ کافی عرصہ سے متوقع سرمایہ کاری نہ ہونے کی وجہ سے بینک سرمایہ کی کمی کا شکار ہیں۔ نجی شعبہ میں جتنی سرمایہ کاری زیادہ ہو گی بینکوں میں اتنا ہی سرمایہ زیادہ ہو گا۔ مختلف شعبے ترقی کریں گے جس سے ملکی معیشت مضبوط ہو گی اور خوشحالی بڑھے گی۔

بعض ایسی اشیاء ہیں جن کی قیمتوں میں اضافہ سے دوسری تمام ضروریات زندگی پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ سے ضروریات زندگی کی تمام اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمت بڑھ جانے سے ملکی قیمتوں میں اضافہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ جب عالمی منڈی میں تیل کی قیمت کم ہوتی ہے تو کیا ہمارے ہاں اس کی قیمت میں کمی ہوتی ہے ہرگز نہیں بلکہ ہمارے ہاں معیشت کا سیٹ اپ ایسا ہے کہ جب کسی شے کی قیمت زیادہ ہو جائے تو وہ کم نہیں ہوتی۔ حالانکہ بعض اوقات ہماری پیداوار ہدف سے زیادہ ہو جاتی ہے مثلاً چینی کی پیداوار میں ہم خود کفالت کی حد کے قریب ہیں۔ لیکن اس کی قیمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت ملک میں تقریباً 61 کے قریب شوگر ملیں کام کر رہی ہیں اور لاکھوں ٹن چینی پیدا ہو رہی ہے۔ جو ہماری ضرورت کے لحاظ سے کافی ہے بلکہ ہم برآمد بھی کر سکتے ہیں لیکن یہاں منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ٹیکسٹائل سیکٹر میں کوئی قابل ذکر اقدامات نہیں کئے گئے۔ اس کے اپنے مسائل ہیں حالانکہ ہماری برآمدات کا 60 فیصد انحصار ٹیکسٹائل پر ہے اس بارہ میں موثر اور دوررس اقدامات کی ضرورت ہے جب بھی کوئی اقتصادی پروگرام بنایا جائے عوام کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ ایسی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس سے عام آدمی سے لے کر صنعت کار تک ہر ایک کے لئے خوشحالی کا ضامن ہو۔

بجٹ میں ایسے عوامل پر انحصار کیا گیا ہے جن کا تعلق زرعی شعبہ سے ہے اس میں کپاس اور گندم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لیکن زرعی شعبہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی جا رہی۔ حالانکہ زرعی منصوبہ بندی سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ قدرتی آفات' سیلاب' فصلوں کی بیماریوں کی وجہ سے کم پیدا ہوئیں یا تباہ ہو گئیں تو 6.5 فیصد پیداوار کا ہدف کیسے پورا کیا جا سکے گا۔ اس کا متبادل حل بھی پیش کرنا چاہئے۔ مثلاً سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے لیکن اس کے لئے سرمایہ کاروں کو سہولتیں اور رعائتیں دی جائیں اور مستحکم سیاسی حالات مہیا کئے جائیں۔

اب سب سے زیادہ جو چیز معیشت کو متاثر کر رہی ہے وہ گیس' بجلی' پانی اور ٹیلی فون کی قیمتوں میں بے دریغ اضافہ ہے۔ ان کارپوریشنوں کے معاملات کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کی قیمتوں میں اضافہ سے تمام ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں جس کا سارا بوجھ عام آدمی کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اور اقتصادی ڈھانچہ متاثر ہوتا ہے عام آدمی کے لئے اب روٹی سے' بڑا مسئلہ' گیس' بجلی پانی کے بلوں کی ادائیگی ہے۔ کیونکہ بلوں کی ادائیگی کے بعد روٹی کے لئے کچھ نہیں بچتا۔ اس سنگین مسئلہ کی طرف ہنگامی اور فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

ایک اور اہم مسئلہ ٹیکسوں کے نظام میں بہتری اور آسانی پیدا کرنے کا ہے کیونکہ ٹیکسوں کی ادائیگی مجوزہ ٹارگٹ کے تحت نہیں ہو رہی ہے۔ ٹھیک ہے کہ موجودہ میزانیہ میں ٹیکسوں کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ 13 کروڑ کی آبادی میں سے صرف 11 لاکھ لوگ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ ان کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک تو لوگوں میں احساس پیدا کرنا ضروری ہے۔ دوسرا ٹیکسوں کی شرح کم کرنا لازمی ہے اس کے بعد ان ٹیکسوں سے حاصل شدہ رقوم سے عوام کو سہولتیں مہیا کی جائیں تاکہ لوگ شوق سے ٹیکس ادا کریں۔

سب سے اہم اور بڑا مسئلہ جس کے لئے بجٹ میں نمایاں رقم رکھنے کی ضرورت ہے وہ تعلیم (جس میں سائنس اور ٹیکنالوجی شامل ہے) اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمارے ملک میں خدا کے فضل سے ذہانت کی کمی نہیں۔ ہمارے پاس دنیا کے بہترین دماغ موجود ہیں۔ ہم کسی بھی قوم کا مقابلہ برابری کی بنیاد پر کر سکتے ہیں مثلاً محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پر پوری قوم کو فخر ہے۔ ان کے نظریات اور ان کی ذات سے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ملک میں ریسرچ سنٹرز کا جال پھیلا دینا چاہئے سائنسی تحقیق کے جدید ترین ادارے قائم کرنے چاہئیں۔ اگر یہ سب کچھ ہم کر لیں تو ہمیں پھر دوسروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ قومیں ہم سے راہنمائی حاصل کریں گی۔

بہتر صورت ملکی معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے طویل منصوبہ بندی کی ضرورت ہے اور پھر اس پر ایمانداری سے عملدرآمد ہونا چاہئے زندگی کے تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے ہم وطنوں کو اس میں حصہ لینا ہو گا۔ صنعت' زراعت' تعلیم سائنس' ٹیکنالوجی جیسے اہم شعبوں میں خاص منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ان پر بجٹ میں خاطر خواہ رقم رکھنی چاہئے۔

عوام کو تمام سہولتیں مہیا کرنے کی ضرورت ہے بجٹ اس طرح بنیں کہ تمام شعبہ ہائے زندگی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار وسائل سے نوازا ہے اگر ان کا صحیح استعمال کیا جائے تو ہم ترقی یافتہ ممالک کی صف میں آسانی سے کھڑے ہو سکتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 3

کافی ہے کہ قوم پر میں اپنے غصے کا اظہار کر دوں۔ اور عملی طور پر اس کی اصلاح کے لئے کچھ نہ کروں۔ لیکن یہ درست نہیں قومی درستی فردی درستی سے زیادہ توجہ چاہتی ہے۔ اور ہر فرد کی توجہ چاہتی ہے۔ اگر ہر فرد اس مسئلے کی طرف توجہ نہیں کرے گا تو بعض حصوں میں ضرور نقائص پیدا ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ اتنے بڑھ جائیں گے کہ ان کا دور کرنا فرد کے اختیار میں نہیں رہے گا بلکہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کا دور کرنا قوم کے اختیار میں بھی نہیں رہے گا۔

بقیہ صفحہ 4

اپنے کالج میں فسٹ آیا اور ساری یونیورسٹی میں آنرز میں سوئم۔

تحدیث نعمت کے طور پر میں احباب کو یہ خبر سناتا ہوں کہ مجھے پٹنہ کالج کی طرف سے اول ہونے کے انعام میں سو روپے کی کتابیں ملیں۔ نیز پٹنہ یونیورسٹی کے کانووکیشن میں یہ اعلان ہوا کہ میں یونیورسٹی بھر میں اردو میں فسٹ ہوں۔ اور اس کے انعام میں ایک طلائی تمغہ یونیورسٹی نے دیا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

یہ ہے حضرت امام جماعت کی دعاؤں کی معجز نمائی۔ مادی دنیا کی بے بسی مجھ پر بین طور پر ظاہر ہو گئی۔ اور میں نے دیکھ لیا کہ خدا کس طرح مردے زندہ کرتا ہے۔ پیارے امام اور احباب سے عرض ہے کہ میری کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس بات کی کہ میرا علم اور میری بقیہ عمر احمدیت کی خدمت میں صرف ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(الفضل 8-جنوری 1935ء)

اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

سری لنکا- امن کی امید

سری لنکا کی صدر مادام چندریکا کمار اتنگا نے ملک میں گیارہ سال سے زائد عرصہ سے جاری خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے ایک اور کوشش کی ہے۔ انہوں نے تامل باغیوں کو اندرونی خود مختاری دینے کے لئے پورے ملک کو ہی فیڈریشن قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فیڈریشن جن مختلف علاقوں پر مشتمل ہوگی وہ اپنی اپنی جگہ پر خود مختار ہوں گے۔ ان کے اس اعلان کا مقصد دراصل تاملوں کو خود مختاری کی رعایات دینا ہے۔

سری لنکا میں دو بڑے نسلی گروہ بستے ہیں۔ ایک سنہالیز ہیں جو ملک میں نہ صرف بھاری اکثریت میں ہیں بلکہ ملک کی بڑی انتظامی اور فوجی طاقت بھی ہیں۔ عملاً اقتدار اور کاروبار زندگی سنہالیز کے ہاتھ میں ہے۔ موجودہ حکومت ہو یا اس سے پہلے کی حکومت سب کے سب سنہالیز ہیں۔ دوسرا نسلی گروپ تاملوں کا ہے۔ یہ اقلیت میں ہیں اور تعلیم اور سماجی ترقی میں بھی پیچھے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو ہمیشہ یہ شکوہ رہتا ہے کہ ملک کے کاروبار میں ان کو شریک نہیں کیا جاتا۔ ان تاملوں کی نسل وہی ہے جو بھارت کے صوبہ تامل ناڈو میں آباد ہے۔

عرصہ گیارہ سال سے زائد عرصے سے یہ تامل باغی مرکزی حکومت کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ کوئی بھی حکومت آئے یہ اس کے خلاف ہیں۔ یہ نہایت جنگجو متشدد اور مرنے مارنے پر تل جانے والے لوگ ہیں۔ عام شہروں میں ان کے وجود کا پتہ نہیں لگتا۔ مگر اچانک کسی جگہ یہ نمودار ہوتے ہیں اور قتل و غارت برپا کر دیتے ہیں۔ ان کا ایک نشانہ مسلمانوں کے گاؤں بھی ہیں۔ ان کے بارے میں قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ بھارت سے مالی امداد اور اسلحہ کی امداد حاصل کرتے ہیں۔ سری لنکا کی فوج سارا سال ان کے خلاف کارروائیاں کرنے میں مصروف رہتی ہے۔ تامل باغیوں کا کہنا ہے کہ ان کا حصہ ملک میں الگ کر دیا جائے۔ یعنی سری لنکا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن کوئی حکومت ان کے مطالبے ماننے کو تیار نہیں ہوتی۔

سری لنکا کی موجودہ حکومت کی سربراہ صدر چندریکا کمار اتنگا ہیں اور وزیراعظم ان کی والدہ مسز بندرانائیکے ہیں۔ جو تاریخ کی پہلی خاتون وزیراعظم تھیں۔ موجودہ حکومت کئی سال تک اپوزیشن میں رہنے کے بعد حال ہی میں برسر اقتدار آئی ہے۔ اس کے انتخابی نعروں میں سے ایک ملک کی خانہ جنگی کو ختم کرانا بھی ہے۔ حکومت سنبھالنے کے بعد اس حکومت نے تامل باغیوں سے گفت و شنید شروع کی۔ اور کئی ماہ تک ملک میں امن قائم رہا۔ لیکن بعد ازاں دونوں فریقوں میں پھر سے لڑائی شروع ہوگئی اور تاملوں اور حکومت کے کئی افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اب سری لنکا کی صدر نے فیڈریشن کے قیام کا اعلان کر کے تاملوں کو مطمئن کرنے کی ایک اور کوشش کی ہے۔ بظاہر امید کی جا رہی ہے کہ تامل اس پیشکش کو قبول کر لیں گے اور آزادی کی بجائے اندرونی خود مختاری پر راضی ہو جائیں گے۔ اس طرح ان کے اپنے علاقے میں جس کا مرکز جافنا ہے ان کی اپنی حکومت ہوگی جو خود مختار ہوگی۔

معلوم ہوتا ہے کہ سری لنکا کی حکومت ہر ممکن طریق پر تاملوں سے صلح چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو بلاشبہ یہ اس حکومت کی بڑی کامیابی ہوگی۔

○○○

کرائنا پر کروٹس کا حملہ

کروشیا کی فوجوں نے بوسنیا کے باغی سربوں کو ایک بار تو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا ہے۔ انہوں نے سربوں کے خلاف ابتدائی کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد اب سربوں کے خود ساختہ مرکز کرائنا پر حملہ کر دیا ہے اور بھاری توپ خانے سے شہر پر بمباری جاری ہے۔ سربوں کی پوزیشن بڑی نازک ہو گئی ہے۔ عالمی ادارے جو مسلمانوں پر ظلم و ستم پر ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے اب کروشیا سے اپیل کر رہے ہیں کہ وہ جنگ بند کر دے۔ سربوں نے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے اور عام لام بندی شروع کر دی ہے۔ کروشیا کے حملوں کی کامیابی کا سلسلہ جاری رہا تو بعید نہیں کہ وہ سربوں کے مرکز پر قبضہ کر کے انہیں پیچھے دھکیل دیں۔ اس وقت سربوں نے بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے اور مسلمان ۳۰ فیصد علاقے پر قابض ہیں۔ کروشیا کے حملوں کو مسلمان بوسنین کی اخلاقی اور شاید مادی مدد بھی حاصل ہے۔ سربوں کے مربی اور سرپرست روس کو ان حملوں پر تشویش ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل بھی جنگ ختم کرنے کی اپیل کر چکی ہے۔

○○○

ایٹم بم استعمال کرنے کی ۵۰ ویں سالگرہ

جاپان کے دو شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر آج سے پچاس سال قبل امریکہ نے دو ایٹم بم گرائے جس سے لاکھوں افراد آن واحد میں لقمہ اجل بن گئے۔ اور جاپان کے دو بڑے صنعتی شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔ جاپان میں اگست میں ایٹم بم پھینکنے کے واقعہ کی پچاسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ جاپان کی طرف سے ایٹم بم پھینکنے کے واقعہ کی تصاویر عالمی اخبارات کو جاری کی گئیں ہیں۔

اس موقعہ پر ایک بار پھر یہ بحث اٹھ کھڑی ہوئی ہے کہ کیا ایٹم بم کا استعمال واقعی ضروری تھا۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ہمیشہ سے یہ موقف رہا ہے کہ دنیا کو دوسری جنگ عظیم کی مزید تباہ کاری سے بچانے کے لئے یہ قدم اٹھانا ضروری تھا کیونکہ جاپان ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہیں تھا۔ جبکہ عالمی تجزیہ نگاروں کا موقف ہے کہ جب جاپان کے جنگی اتحادی جرمنی اور اٹلی ہتھیار ڈال چکے تھے اور ہٹلر مر چکا تھا۔ اس کے تمام مقبوضات پر اتحادیوں (امریکہ برطانیہ فرانس روس وغیرہ) نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور عملاً جاپان بھی جنگ میں شکست کھا چکا تھا لیکن اپنی روایتی سخت جانی کی وجہ سے ہتھیار ڈالنے پر آمادہ نہیں تھا۔ اس صورت حال میں ایٹم بم کے استعمال کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جاپان بہت جلد بالآخر مجبور ہو جانے والا تھا۔ اگر ایسا نہ بھی ہوتا تو اکیلے جاپان کی طاقت اتنی نہ رہ گئی تھی کہ وہ عالمی امن کو زیادہ متاثر کر سکتا ہے۔ لیکن امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے جلدی کی اور جنگوں کی تاریخ میں سب سے بڑی تباہی برپا کی۔ اگر امریکہ ایسا نہ کرتا تب بھی دنیا کے بڑے حصے میں جاپان کے اتحادی اپنے علاقے کھو چکے تھے۔ اور اب جنگ کی تباہ کاریاں ختم ہو چکی تھیں۔ اکیلا جاپان اگر جنگ جاری بھی رکھتا تو کوئی ایسا خاص نقصان نہ پہنچا سکتا۔

لیکن امریکہ اپنے آپ کو حق بجانب قرار دیتا ہے۔ آج ایک بار پھر اس بحث کو اٹھایا جا رہا ہے۔

○○○

چین کے صدر کا متوقع دورۂ امریکہ

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے جو آج کل مشرق بعید کے ممالک کے دورے پر ہیں' بتایا ہے کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن بہت جلد چین کے صدر مسٹر جیانگ زیمن کو امریکہ کے دورے کی دعوت دیں گے۔ ۱۹۸۹ء کے بعد سے کسی چینی سربراہ حکومت کا امریکہ کا یہ پہلا دورہ ہوگی۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن کی طرف سے چین کے صدر کو باضابطہ دعوت نامہ تو جاری نہیں کیا جائے گا کیونکہ چین نے ابھی تک چینی امریکی شہری مسٹر ہیری وو کو قید کیا ہوا ہے۔ جس کے بارے میں امریکی حکومت اور ذرائع ابلاغ کہتے ہیں کہ وہ انسانی حقوق کے ایک سرگرم کارکن ہیں اور چین کا کہنا ہے کہ وہ ایک جاسوس ہیں۔ تاہم اس ساری صورت حال کے باوجود مسٹر کرسٹوفر کا یہ بھی کہنا ہے کہ چین امریکہ سربراہی ملاقات کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس دورے کی کیا شکل ہو گی۔ کیا چین کے صدر امریکہ کا کوئی باضابطہ دورہ کریں گے۔ یا صرف سربراہی ملاقات پر اکتفا کیا جائے گا۔ یہ باتیں ابھی تک غیر واضح ہیں۔ اگرچہ امریکی انتظامیہ میں یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ چین امریکہ سربراہی ملاقات کا کسی نہ کسی طرح انتظام کر لیا جائے گا۔

امریکی انتظامیہ کے افسران کو یقین ہے کہ چین آئندہ چند ہفتوں میں مسٹر وو کو رہا کر دے گا۔ اور ان کو چین سے چلے جانے کی اجازت دے دے گا۔ مسٹر ہنری وو کو اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ قازقستان کی طرف سے چین میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ امریکی انتظامیہ کا خیال ہے کہ چین میں خواتین کی عالمی کانفرنس سے پہلے مسٹر وو کو رہا کر دیا جائے گا۔ یہ کانفرنس اگست کے آخیر میں چین میں منعقد ہو رہی ہے۔ کیونکہ چینی حکام کو یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ مسٹر ہنری وو کی گرفتاری اس کانفرنس پر منفی طور پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

امریکی انتظامیہ نے پیش بندی کے طور پر جو کام کئے ہیں ان میں امریکی وزیر خارجہ کے چین کے خلاف نرم بیان ہیں۔ تاکہ چین کو ناراض کرنے سے بچایا جا سکے۔

○○○

حضرت منشی برکت علی خان صاحب لکھتے ہیں ہ
جنوری ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے کہ تحریک جدید کے بارے میں ایک دوست کو میں نے خط لکھا ایک لفظ مجھ سے نادانستہ ایسا لکھا گیا جس سے اس دوست نے میرے لہجہ کو حاکمانہ سمجھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں میری شکایت کی۔ اس وقت تحریک کی ساری خط و کتابت حضرت صاحب کی خدمت میں آتی تھی' حضرت صاحب نے خاکسار کو بلوا کر پوچھا کہ کیا آپ نے کسی کو یہ لفظ لکھا تھا۔ میں نے معاً عرض کیا کہ لکھا تھا۔ اس پر آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم یہ تھا کہ

"یہ تو حاکمانہ طریق ہے۔ میرے ساتھ جس نے کام کرنا ہے اسے دین حق کا شعار استعمال کرنا ہوگا۔ کیونکہ میرا کام دین حق کا استحکام اور اس کا مضبوط کرنا ہے"۔

پس اس دن سے میں نے حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں تعمیل کرنا اپنا طریق بنایا۔ اس جگہ میں تمام احباب خصوصاً کارکنان سے عرض کروں گا کہ وہ بھی اس کو اپنا دستور العمل بنائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خواجہ وسیم احمد صاحب ابن خواجہ جمیل احمد صاحب (وفات یافتہ) مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ پیدائش کے بعد جرمنی ہی میں سخت بیمار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم عبدالرحیم خان صاحب ولد حافظ فتح محمد خان صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان حال ربوہ مورخہ 95-7-31 اچانک پونے پانچ بجے شام وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۵ سال تھی آپ کا جنازہ اگلے روز محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب نے دعا کرائی اور قبرستان نمبر۱ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم عنایت اللہ صاحب ڈرائیور تحریک جدید کے والد محترم تھے۔ احباب سے ان کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سیکرٹریان کرام اور والدین واقفینِ نو توجہ فرمائیں

○ (I) جو والدین نیا وقف کریں وہ فارم پر یہ ضرور تحریر کریں کہ بچے کے وقف کرنے کا ارادہ قبل از پیدائش تھا یا بعد از پیدائش۔

(II) سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم جلد از جلد پر کر کے بھجوائیں۔ خاص طور پر ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش کا خانہ ضرور پر کریں۔

(III) جن والدین کو ابھی تک سالانہ انفرادی پراگریس رپورٹ فارم موصول نہ ہوئے ہوں وہ وکالت وقف نو ربوہ کو عام خط کے ذریعہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ ان کا ارادہ وقف قبل از پیدائش یا بعد از پیدائش۔ (وکالت وقف نو)

○ تمام ایسے احباب جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہوا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر وقف نو کا فارم پر کرنے کے بعد ان کا پتہ تبدیل ہو گیا ہو تو فوری طور پر شعبہ وقف نو مرکزیہ (لندن) کو اطلاع بھجوائیں۔ اطلاع دیتے وقت "حوالہ نمبر وقف نو" ضرور تحریر کریں تاکہ ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی رہے۔ مرکزی ریکارڈ میں اندراج مکمل ہونا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مکمل پتہ ضرور درج ہونا چاہئے اور جب بھی پتہ تبدیل ہو اس کی اطلاع فوراً بھجوانی جانی چاہئے۔

اطلاع بھجوانے کا پتہ:

Incharge Waqfe Nau, (Central)
16 Gressenhall Road
London SW18 5QL
United Kingdom

(انچارج تحریک وقف نو۔ مرکزیہ۔ لندن)

بقیہ صفحہ ۱

یہ ذریعہ نہیں ہے۔

بعض اوقات کسی شریر کے مقابلہ میں یہ ذریعہ بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جب کہ وہ عوام پر اس طرح اثر ڈالنا چاہتا ہو کہ میں بڑا عالم ہوں اور میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، لیکن عوام کے لئے یہ طرز عمل مفید نہیں ہو سکتا۔ ان کے لئے یہی ہے کہ محبت اخلاص اور ہمدردی سے انہیں سمجھایا جائے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اثر کر جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک آدمی تو بڑا تغیر پیدا کر دیتا ہے اور دوسرا ایسا ہوتا ہے کہ اپنے پاس رہنے والوں کو بھی متاثر نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ اس کے دل میں وہ جوش وہ تڑپ وہ ہمدردی وہ اخلاص نہیں ہوتا۔ جو دوسرے کے دل میں ہوتا ہے۔

تو خالی دلائل سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ جب تک اپنے اندر محبت۔ اخلاص سوز اور گداز نہ ہو۔ یہ اپنے اندر پیدا کرو۔ ان کے پیدا ہونے پر خود بخود تمہاری باتوں کا لوگوں پر اثر ہوگا۔ اور اگر تم منہ سے نہ بھی بولو گے۔ تو بھی تمہارے قلب کا اثر کام کرتا رہے گا۔ صلحاء اور اولیاء کی مجلسوں میں بیٹھنے کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس کے لئے ان کے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کے سانس لینے۔ ان کے دیکھنے اور ان کے چھونے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ اور ان کے جسم سے نورانی شعاعیں نکلتی ہیں۔ ان کا اثر ہوتا ہے۔

پس اپنے اندر وہ سوز اور گداز پیدا کرو کہ لوگ خود بخود تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں۔ اور ہر ایک اس فرض کو سمجھے تا ایسا نہ ہو کہ ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

(از خطبہ 5- فروری 1920ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کے بدنام دہشت گرد فاروق دادا کی موت کے بعد کراچی میں دہشت گردی کے لئے مقرر کئے گئے نئے کمانڈر فہیم کمانڈو کو سی آئی اے نے ناظم آباد کے علاقے سے اس کے تین ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا۔ جو ۱۰۰- افراد کا قاتل بتایا جاتا ہے۔ اس نے کئی پولیس افسروں کو قتل کرنے کا بھی اعتراف کر لیا ہے۔ فہیم کمانڈو چند دن کے اندر ۶- افسران کو ہلاک کرنے والا تھا۔ تیاری مکمل ہو چکی تھی فہیم کمانڈو بھگوڑا بن کر فوج سے فرار ہوا تھا اس نے راکٹ لانچر چلانے کی باقاعدہ تربیت لے رکھی تھی۔ دو اعلیٰ پولیس افسروں سے اس کے یارانے تھے۔

○ جن چار بڑے دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا ہے وہ بیرون ملک فرار ہو رہے تھے۔ پورے سندھ میں ایم کیو ایم کے کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ۲۵۰- دہشت گردوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ ملزموں نے انکشاف کیا ہے کہ وہ لندن سے ملنے والی ہدایات پر وارداتیں کرتے تھے۔ ملزموں نے نوائے وقت کے دفتر پر راکٹوں سے حملے کا بھی اعتراف کر لیا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ اب الطاف گروپ کا کوئی بڑا آدمی باہر نہیں رہا۔ اب الطاف کی اپیل پر ہڑتال نہیں ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ ایم کیو ایم سے نئی پارٹی آ رہی ہے۔ اب عمران فاروق کی باری ہے وہ اگر اس پارٹی میں بھی شامل ہوئے تو قانون سے نہیں بچ سکیں گے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایم کیو ایم حقیقی گروپ کے کارکن سمیت ۶- افراد ہلاک ہو گئے۔ حقیقی کے کارکن کی موت پر لائنز ایریا میں ہنگامہ آرائی ہو گئی۔ بلدیہ ٹاؤن میں دہشت گردوں نے مسافر کوچ اغوا کر لی لیکن پولیس کے پہنچ جانے پر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے فائرنگ کے واقعات اورنگی ٹاؤن' بریگیڈ' گارڈن' مومن آباد' کورنگی' لیاقت آباد' اور بلدیہ ٹاؤن کے تھانوں کی حدود میں ہوئے۔

○ پاکستان کی امداد کا بل امریکی سینٹ میں ستمبر تک موخر کر دیا گیا ہے۔ اس بل کی منظوری کی بہت امید کی جا رہی تھی۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بل کے موخر کئے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو قائل کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔ ہم امریکی سینیٹروں پر دباؤ نہیں ڈال سکتے اگر ہم ایسا کریں تو کل کو ہمارے سینیٹروں پر بھی الزام آئے گا کہ وہ کسی کے دباؤ میں آ کر کام کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے سفیر نے نااہلی کا ثبوت نہیں دیا۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

○ وزیر اعظم کو جب ایک صحافی نے کہا کہ آپ کے جارحانہ لہجے سے مذاکرات ناکام ہو سکتے ہیں اسی رویہ سے بنگلہ دیش بنا تھا۔ تو وزیر اعظم نے کہا کہ اگر میں اس وقت ہوتی تو بنگلہ دیش نہ بنتا بنگالیوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعے مسئلہ کا حل نکال لیتی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم سے مذاکرات کامیاب ہو جاتے ہیں تو ایک ڈیڑھ سال میں کراچی کے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ تخریب کار دہلی لکھنؤ یا علی گڑھ کے کلچر کے نمائندے نہیں وہاں تو علم و ادب شاعری اور رکھ رکھاؤ کا رواج تھا۔ یہ تو گولی اور مار دو کی بات کرتے ہیں۔ دہشت گردی کے ساتھ سیاست نہیں ہو سکتی۔ میرے بھائی نے بھی دہشت پسندی چھوڑی پھر سیاست میں آسکا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نان بھٹو وزیر اعظم ہی ملک کو بچائے گا۔ کراچی کے مسئلہ پر حکومت جان بوجھ کر ڈیڈلاک پیدا کر رہی ہے۔ ہم دوسرے سیاسی رہنماؤں سے مل کر اگلا لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ انہوں نے کہا پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانا اب ناگزیر ہو گیا ہے۔

○ لاہور میں مسلسل تین روز بارش ہونے سے سڑکیں تالاب بن چکی ہیں۔ بہت سے گھروں میں بھی پانی داخل ہو گیا ہے لوگ اذانیں دینے لگے ہیں۔ بعض مقامات پر ٹریفک کئی کئی گھنٹے بند رہی۔ محکمہ موسمیات نے مزید بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف نے کوئی سیلاب فنڈ نہیں چھوڑا۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ مسلم لیگ کا صدر حامد ناصر چٹھہ کو ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر ایم کیو ایم کے دہشت گرد ہتھیار ڈال دیں تو الطاف گروپ سے قیام امن کے لئے لین دین ہو سکتا ہے۔ ایم کیو ایم کو حکومت میں بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

○ بنکنگ کورٹ کو لاہور سے اسلام آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ نواز شریف کے والد کے بعد اب چوہدری شجاعت حسین' پرویز الٰہی اور دیگر ۱۴- افراد کے باضمانت وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ۵ ستمبر کو عدالت میں پیش ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس عدالت کے سابق جج میاں قربان صادق اکرام کو جبری رخصت پر بھیج دیا گیا تھا۔

○ وزیر اعظم نے واہنڈو ضلع گوجرانوالہ میں سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرین میں چیک تقسیم کئے۔ نالہ ڈیک کی تعمیر کے لئے خصوصی فنڈ سے ۱۰ کروڑ روپے کی گرانٹ کا اعلان کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ فراہم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جائے گا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا عطاء احمد
3 تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جہان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید
اولاد کا نہ ہونا۔ پیدا ہو کر فوت ہو جانا۔ نرینہ اولاد کی خواہش۔ اٹھرا۔ ورم و لیکوریا
یا آگ بیماسگی۔ بچوں کا سوکھا۔ گرمی۔ گیس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

مکان برائے فروخت
بیت الاحمدیہ کوٹ عبدالمالک کے ساتھ جانب مغرب مکان۔ اراضی 5 مرلے۔ بجلی کے گھریلو، کمرشل اور انڈسٹریل کنکشن کے ساتھ پانی۔ گیس اور ٹیلیفون بھی موجود ہیں۔ ہر قسم کے قرضہ اور لین دین سے پاک
رابطہ کیلئے
ناصر انجینئرنگ ورکس
کوٹ عبدالمالک

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر، انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودہا

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ
فون نمبر 04524-212434 بکس نمبر 534

مفید اور موثر دوائیں
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی اکسیر گولیاں جس کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے۔ 200/- مکمل کورس
نور نظر: اولاد نرینہ کیلئے مفید ترین گولیاں۔ بہت تجربہ اور فائدہ کی چیز ہے۔ مکمل کورس 625/-
زود جام عشق: مشہور عالم گولیاں جو تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہیں۔ 30 گولیاں 300/-
اکسیر معدہ: پیٹ درد۔ بدہضمی۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ بھوک نہ لگنا اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ 10/- 20/-
قند شفاء۔ جوشاندے کا انسٹنٹ پاؤڈر۔ انفلوئنزا۔ نزلہ۔ زکام اور سردرد میں مفید 15/-
حب سعال: گلے کی خراش اور کھانسی کیلئے بہترین گولیاں 10/-
اکسیر نونہال: (شربت) بچوں کے پیٹ کی صفائی۔ ازالۂ قبض اور معدہ و جگر کی اصلاح کیلئے بہت مفید ہے 15/-
سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کیلئے حیرت انگیز دوا 40/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت ○ دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379